21467 ـ دوران سفر فجر کے باقی نمازوں کی سنت مؤکدہ ترک کرنا

سوال

مجھے علم ہے کہ دوران سفر نماز قصر کرنی افضل ہے، لیکن کیا ہم سنتیں ادا کرینگے یا نہیں؟
میرے علم کے مطابق میں تو سنتیں ادا کرتا ہوں کیونکہ مجھے اس میں کوئی حدیث نہیں ملی.

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

سفر میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا طریقہ تھا کہ آپ فرائض پر ہی اقتصار کرتے، اور یہ ثابت نہیں کہ دوران سفر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرائض سے قبل یا بعد میں سنتیں ادا کرتے تھے.

عاصم بن عمر بن خطاب بیان کرتے ہیں کہ میں مکہ کے راستے میں ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہما کے ساتھ تھا تو انہوں نے ہمیں ظہر کی نماز دو رکعت پڑھائی اور چل پڑے تو ہم بھی ان کے ساتھ چل پڑے حتی کہ وہ اپنے پڑاؤ والی جگہ میں آئے اور بیٹھ گئے تو ہم بھی ان کے ساتھ بیٹھ گئے ان کی نظر وہاں پڑی جس جگہ انہوں نے نماز پڑھائی تھی تو کچھ لوگوں کو وہاں کھڑے ہوئے دیکھا تو فرمانے لگے:

یہ لوگ کیا کر رہے ہیں ؟ تو میں نے عرض کیا: تسبیح کر رہے ہیں (یعنی نفلی نماز ادا کر رہے ہیں) تو ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہما فرمانے لگے: اگر میں تسبیح کرنے والا ہوتا (یعنی فرضی نماز کے بعد نفلی نماز ادا کرنے والا ہوتا) تو میں اپنی نماز مکمل پڑھتا.

میرے بھتیجے میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت میں کئی ایك سفر کیے تو انہوں نے دو رکعت سے زیادہ ادا نہیں کیں حتی کہ انہیں اللہ تعالی نے فوت کر دیا، اور میں نے ابو بکر رضی اللہ تعالی عنہ کی صحبت بھی اختیار کی تو انہوں نے بھی فوت ہونے تك دو رکعت سے زیادہ ادا نہیں کیں، اورمیں نے عمر رضی اللہ تعالی عنہ کی صحبت میں بھی سفر کیے انہوں نے بھی دو رکعت سے زیادہ ادا نہیں کیں، حتی کہ اللہ تعالی نے انہیں فوت کر دیا، پھر میں نے عثمان رضی اللہ تعالی عنہ کے بھی ساتھ رہا انہوں نے بھی دو رکعت سے زیادہ ادا نہ کیں حتی کہ اللہ تعالی نے انہیں فوت کر دیا، اور پھر اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان بھی ہے:

یقینا تمہارے لیے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم میں بہترین نمونہ ہے.

ابن قیم رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں:

(اور یہ ان (ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہما) کی فقہ میں سے ہے کہ اللہ تعالی نے مسافر کے لیے تخفیف کرتے ہوئے چار رکعت والی نماز میں نصف کو ختم کر دیا، اور اگر اس کے لیے نماز سے قبل اور بعد میں دو رکعت ادا کرنی مشروع ہوتیں تو نماز مکمل کرنی زیادہ اولی اور بہتر تھی)

دیکھیں: زاد المعاد (1 / 316).

اور اسی طرح سنن مؤکدہ ادا نہ کرنے کی مشروعیت پر مندرجہ ذیل حدیث دلالت کرتی ہے:

ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہما بیان کرتے ہیں کہ:

" نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جمع (یعنی مزدلفہ) میں مغرب اور عشاء کی نماز جمع کر کے ادا فرمائی، اور ہر ایك نماز کی جماعت اقامت کہہ کر کروائی اور ان دونوں نمازوں کے مابین اور نہ ہی ان کے بعد کوئی نماز ادا کی"

صحیح بخاری حدیث نمبر (1673).

اور جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالی عنہما بیان کرتے ہیں کہ:

" رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم چلے حتی کہ میدان عرفات پہنچے تو ان کا خیمہ وادی نمرہ میں نصب کیا جا چکا تھا تو آپ وہاں اتر پڑے حتی کہ سورج زائل ہو گیا تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی اونٹنی قصواء کو چلنے کا حکم دیا حتی کہ جب وادی میں پہنچے تو وہاں لوگوں کو خطاب کیا اور پھر بلال رضی اللہ تعالی عنہ نے اذان کہی اور پھر اقامت تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر کی نماز پڑھائی اور پھر عصر اور ان دونوں نمازوں کے مابین کوئی نماز ادا نہیں کی"

صحیح مسلم حدیث نمبر (1218).

لیکن اس سے فجر کی سنت مؤکدہ مستثنی ہیں، کیونکہ یہ سفر میں بھی اسی طرح ادا کی جائینگی جس طرح حضر میں ادا کی جاتی ہیں، ابن قیم رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں:

(نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا سفر میں طریقہ یہ تھا کہ سفر میں صرف فرض ادا فرماتے تھے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت نہیں کہ انہوں نے نماز سے قبل اور بعد میں کوئی نماز ادا کرتے، لیکن نماز وتر اور فجر کی سنتیں ضرور ادا فرماتے تھے، کیونکہ یہ دونوں نہ تو سفر میں اور نہ ہی حضر میں ترك فرمائی).

ديكھيں: زاد المعاد لابن قيم (1 / 473).

اور ايك مقام پر رحمہ اللہ كہتے ہيں:

(نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم نوافل ميں سے سب سے زيادہ فجر كى سنتوں كى حفاظت اور خيال كرتے تھے، اسى ليے نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے وتر اور فجر كى سنتيں كبھى ترك نہ كيں نہ تو سفر ميں اور نہ ہى حضر ميں دوسرى سنتوں كے مقابلے ميں نماز وتر اور فجر كى سنتيں سفر اور حضر ميں بھى ادا كرتے رہے، ليكن باقى سنتوں كے متعلق يہ منقول نہيں كہ نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے سفر ميں ادا كي ہوں)

ديكھيں: زاد المعاد لابن قيم (1 / 315).

ابو قتادہ رضى اللہ تعالى عنہ بيان كرتے ہيں كہ:

" نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم ايك سفر ميں تھے تو آپ نے پڑاؤ كيا اور ميں نے بھى آپ كے ساتھ پڑاؤ كيا تو رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم فرمانے لگے:

ديكھو، تو ميں نے كہا يہ ايك سوار اور يہ دو اور تين سوار ہيں حتى كہ ہم سات ہو گئے تو رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم فرمانے لگے: ہمارى نماز كا خيال كرنا، يعنى نماز فجر كا، تو ان سب كے كانوں پردہ ڈال ديا گيا اور انہيں سورج كى تپش نے بيدار كيا تو سب اٹھ كر چل پڑے اور كچھ سفر كرنے كے بعد اتر كيا وضوء كيا اور بلال رضى اللہ تعالى عنہ نے اذان كہى تو سب نے فجر كى سنتيں ادا كيں اور پھر نماز فجر ادا كر كے سوار ہو گئے اور ايك دوسرے كو كہنے لگے:

ہم نے اپنى نماز ميں كوتاہى كى ہے، تو رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم فرمانے لگے: يہ نيند ميں كوتاہى نہ تھى بلكہ بيدار ہونے ميں كوتاہى ہوئى اس ليے اگر تم ميں سے كوئى نماز بھول جائے تو وہ اسى وقت نماز ادا كر لے جب اسے ياد آئے"

صحيح مسلم حديث نمبر (681).

اور مسلم ميں ہى كتاب صلاۃ المسافرين ميں حديث مذكور ہے:

عائشہ رضى اللہ تعالى عنہا بيان كرتى ہيں كہ: " نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم صبح كى دو ركعتوں كا جتنا خيال ركھتے اتنا كسى بھى نفلى نماز كا خيال نہيں كرتے تھے"

صحيح مسلم حديث نمبر (724).

اور اسی طرح مسافر کے لیے نماز وتر کی ادائیگی بھی مشروع ہے، اور اسی طرح قیام اللیل، اور چاشت کی نماز، اور ہر سبب والی نماز مثلا تحیۃ الوضوء اور توبہ کی نماز اور تحیۃ المسجد اور طواف کی رکعات وغیرہ ادا کرنا بھی مشروع ہے، اور اسی طرح مطلقا نوافل کی ادائیگی بھی ممنوع نہیں.

اس کی دلیل مندرجہ ذیل احادیث ہیں:

1 ـ ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

" میرے خلیل صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے تین اشیاء کی نصیحت فرمائی کہ میں انہیں نہ تو سفر میں ترک کروں اور نہ ہی حضر میں: چاشت کی دو رکعت، اور مہینہ میں تین یوم کے روزے رکھنا، اور وتر ادا کر کے سونا"

صحیح سنن ابو داود حدیث نمبر (1269).

2 ـ ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہما بیان کرتے ہیں کہ:

" نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سفر میں رات کی نماز اپنی سواری پر ہی ادا کرتے چاہے سواری جس طرف بھی متوجہ ہوتی، لیکن فرضی نماز نہیں، اور نماز میں اشارہ کرتے، اور وتر بھی سواری پر ہی ادا فرماتے"

صحیح بخاری حدیث نمبر (1000).

اور ایك روایت میں ہے:

" نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی سواری پر ہی تسبیح کرتے، سواری جس طرف بھی متوجہ ہوتی، اور وتر بھی سواری پر ہی ادا کرتے، لیکن فرضی نماز سواری پر ادا نہیں فرماتے تھے"

صحیح بخاری حدیث نمبر (1098).

3 ـ جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالی عنہما بیان کرتے ہیں کہ:

" سواری جس طرف بھی متوجہ ہوتی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سواری پر ہی نماز ادا کرتے اور جب فرضی نماز ادا کرنا چاہتے تو سواری سے اتر کر قبلہ رخ ہوتے"

صحیح بخاری حدیث نمبر (400).

4 ـ عمر بن عبد اللہ کے غلام ابو نضر بیان کرتے ہیں کہ ام ہانی بنت ابی طالب کے غلام ابو مرہ نے انہیں بتایا کہ

انہوں نے ام ہانی سے سنا وہ کہہ رہی تھیں میں فتح مکہ کے سال نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گئی تو وہ غسل کر رہے تھے اور ان کی بیٹی فاطمہ رضی اللہ تعالی عنہا نے پردہ کیا ہوا تھا وہ کہتی ہیں میں نے انہیں سلام کیا تو وہ کہنے لگے: یہ کون ہے ؟

تو میں نے کہا میں ام ہانی بنت ابی طالب ہوں، تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرمانے لگے:

ام ہانی خوش آمدید، جب غسل سے فارغ ہوئے تو اٹھ کر ایک ہی کپڑے میں لپٹے ہوئے آٹھ رکعت ادا کیں اور جب نماز سے فارغ ہوئے تو میں نے کہا اے اللہ تعالی کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم میرے ماں جائے بھائی کا خیال ہے کہ وہ اس شخص کو قتل کر دے گا فلاں ابن ہبیرہ جسے میں نے پناہ دی ہے، تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" اے ام ہانی جسے تو نے پناہ دی ہم نے بھی اسے پناہ دی، اور یہ وقت چاشت کا تھا"

صحیح بخاری حدیث نمبر (357).

مسافر کے لیے سنن مؤکدہ ترک کرنے کی مشروعیت اور صرف نماز فجر کی دو سنتوں پر ہی اکتفاء بیان کرنے کا مقصد ہے، اسی طرح مسافر کے لیے مشروع ہے کہ وہ نماز وتر اور چاشت کی نماز اور سببی نماز کا بھی خیال رکھے اور اسے ادا کرے.

اس سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ بعض لوگوں کی زبانوں سے جو یہ نکلتا ہے کہ سفر میں سنتیں ادا نہ کرنا سنت ہے، یہ غلط اور فی نفسہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی صحیح سنت کے خلاف ہے، بلکہ صحیح یہ ہے کہ یہ تو نماز ظہر اور مغرب اور عشاء سے پہلے اور بعد والی سنت مؤکدہ کے ساتھ مقید ہے.

واللہ اعلم .